فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل :

٥ - مخطوطہ نمبر ٣/٤٧ داخلہ نمبر ٣٧٩٣

- نام کتاب: کتاب فی علم الرمل فن علم الرمل
- تقطیع ١٠ × ٧ / ٦ × ٤ حجم ١٧ صفحات سطر فی صفحہ ٢١
- مصنف معلوم نہیں ہو سکا۔
- کاتب تحریر نہیں ہے تاریخ کتابت نسخہ پر نہیں مل سکی۔
- خط خوشخط نستعلیق روشنائی صمغ دودی معمولی عنوان سرخ
- زبان عربی نثر کاغذ جدید دیسی

اس کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین،

الحمد للہ محصی عدد الأشیاء الخفیة والجلیة، المحیط بالامور الکلیة والجزئیة والصلوٰة والسلام علی اکمل الخلق لجد الانبیاء، واعرفھم بالاحکام الربانیه صلاتا سلاما دائمین متلازمین تعمھم الی حیث رألی من الحضرة الرحمانیة۔

اور آخری الفاظ یہ ہیں:

فاذا اردت انه تکلف نفسک ادلا، وتعرف جھة ما ثبت عندک لتجتھد فی تحصیله فانظر حکم آخر الاشکال وما نسبتہ من الکواکب تعلم خستہ وعلوہ فاذا جزمت علی اخراجه واردت مقدار ما تحضر فانظر فی ھذا الجدول کما تقدم شرحه وھذا آخر ما اردناہ۔

اس کے بعد ایک صفحہ پر جدول بنائی گئی ہے جس کے چوڑائی میں سولہ اور لمبائی میں اُنیس خانے ہیں۔

یہ علم الرمل پر ۱۷ صفحات کا ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ بسیار تلاش کے باوجود اس کا مصنف معلوم نہیں ہو سکا۔ اور کتاب کی کسی داخلی شہادت سے بھی مصنف کی نشان دہی نہیں ہو سکی۔ تاہم ہمارا قیاس ہے کہ اس کے مصنف کا نام ابو عبداللہ الزناتی ہے۔ جو ساتویں صدی ہجری کے مشہور مصری رمّال ہیں۔ الزناتی کا تذکرہ بھی عام کتابوں میں نہیں ملتا۔ البتہ کشف الظنون نے الزناتی اور اس کے "رسالۃ الرمل" کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتویں صدی کے ہونے کا بھی کوئی یقینی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ صرف کتاب کی عبارت سے ہی ایسا قیاس کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر نسخہ پر کاتب کا نام اور سن کتابت بھی درج نہیں ہے۔ نسخہ مکمل ہے۔ نہایت ہی خوش خط لکھا ہُوا ہے، اور جا بجا اس میں جدولوں سے مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔

- ۵ - مخطوطہ نمبر ۴۸ داخلہ نمبر ۳۷۹۴
- نام کتاب: حاشیہ ابی الحسن علی شرح الآجرومیۃ لخالد ۔ فن تجوید
- تقطیع $\frac{۹ \times ۷\frac{۱}{۲}}{۶ \times ۴\frac{۳}{۴}}$ سطر فی صفحہ ۲۷ - حجم ۱۷۸ اوراق ۔
- مصنف ابوالحسن ۔
- کاتب احمد الشورہ العقاد سن کتابت ربیع الآخر ۱۲۹۲ھ
- خط نسخ بدخط روشنائی معمولی صمغ دودی ۔
- کاغذ قطنی دستی مصری زبان عربی نثر

اس حاشیہ کا آغاز یوں ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ الذی فتح ابواب فیضہ لمن اصطفاہ ....

اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

وھذا آخر ما یسّرہ اللہ جمعہ اسألہ ان یزید نفعہٗ وصلی اللہ علی سیدنا

محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم وکان الفراغ من ہذہ النسخۃ الشریفہ۔

کتابت کی تاریخ یوں مرقوم ہے:

وکان الفراغ من کتابۃ یوم الثلاث المبارک الذی ھو.... من شھور سنۃ ۱۲۹۲ھ علی ید کاتب فقیر عفی ربہ احمد الشورۃ الشقرادی غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ والمسلمین آمین۔ ۱۰ ربیع الآخر ۱۲۹۲ھ۔

اس کتاب کے پہلے اور آخری صفحہ پر تملیک کے الفاظ یوں لکھے ہوئے ہیں:

فی ملک من یرجو رضارب العباد احمد الشورۃ العقاد غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہٖ وللمسلمین۔ آمین۔

فن تجوید کی مشہور و معروف اور چند مختصر کتابوں میں سے ایک کتاب "المقدمۃ الآجرومیۃ" بھی ہے۔ فن تجوید کے مختصر متون میں اس کتاب کو سب سے زیادہ مقبولیت کا مقام حاصل ہے۔ اس کے مصنف شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد بن داؤد الصنہاجی (۶۷۲ - ۷۲۳ھ) ہیں یہ مقدمہ اپنی مقبولیت کی وجہ سے بار بار چھپتا رہا ہے۔ اور اس کی بہت سی شروح بھی لکھی گئی ہیں۔ جن میں مشہور شرحیں یہ ہیں۔

علی بن عیسٰی الربعی کی شرح ، برھان الدین الشاغودی متوفی ۹۱۶ھ کی شرح، ابن الراعی اندلسی متوفی ۸۵۳ھ کی شرح اور خالد بن عبداللہ الازہری متوفی ۹۰۵ھ کی شرح، یہ سب شروح اپنے وقت میں بہت مقبول اور متداول رہی ہیں۔

الازہری کی شرح ان تمام شروح میں سب سے زیادہ مقبول شرح ہے۔ علامہ خالد الازہری، جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ اور مولانا عبدالرحمان جامی متوفی ۸۹۸ھ کے معاصر تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ خالد الازہری کا علمی پایہ مذکورہ دونوں بزرگوں سے کم نہیں تھا۔

علامہ خالد الازہری نے علم تجوید اور علم النحو پر متعدد کتابیں لکھیں۔ قصیدہ بُردہ پر ان کی شرح، الفیۂ ابن مالک پر ان کا حاشیہ مشہور و متداول ہے۔ خالد کی شرح ۱۲۵۲ھ سے اب تک بار بار لبنان و مصر میں چھپ چکی ہے۔

زیرِ نظر مخطوطہ کسی بزرگ شیخ ابوالحسن غالباً مصری کا حاشیہ ہے، شرح خالد الازہری

پر، جو فنِ تجوید وقرأت پر ایک مفید کتاب کا درجہ رکھتا ہے۔ حاشیہ نگار نے اس فن سے متعلق قیمتی معلومات اس حاشیہ میں جمع کر دی ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں:

"کہ یہ حاشیہ انہوں نے شیخ المشائخ علّامہ مُلا بقی کے حاشیے سے مرتب کیا ہے، اور اس پر انہوں نے اپنی جانب سے بہت سے مفید اضافے بھی کئے ہیں"

اور یہ حقیقت واقعہ ہے کہ اس میں فن سے متعلق بہت سی مفید معلومات جمع ہو گئی ہیں۔

یہ نسخہ تیرھویں صدی کے مشہور مصری قاری شیخ احمد الشورۃ العقاد کے قلم سے لکھا ہُوا ہے۔ شیخ الشورۃ نے یہ نسخہ خود اپنے لئے ہی تیار کیا تھا۔ اور کتابت سے فراغت کی تاریخ وہ دس ربیع الاول ۱۲۹۲ھ لکھتے ہیں۔ بعد میں شیخ الشورۃ بہت مشہور قاری قرار پائے اور غالباً ۱۳۱۶ھ تک زندہ تھے۔

اس حاشیئے کے چھپنے کی کوئی اطلاع نہیں۔ غالباً تا حال طبع نہیں ہوا۔ نسخہ مکمل ہے اور دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے چھاپا جا سکتا ہے۔

استصواب

"فکر و نظر" کو ٹائپ میں چھاپنے کی تجویز زیرِ غور ہے۔ حضرات قارئین سے گزارش ہے کہ اس ضمن میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

اسلام آباد میں کتابت وطباعت کی دشواریوں کے پیش نظر یہ تبدیلی ناگزیر معلوم ہوتی ہے رسالے کی ترسیل میں اکثر تاخیر ہو جایا کرتی ہے۔ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا اپنا خوب صورت ٹائپ کا پریس موجود ہے۔ اس تبدیلی کے بعد وقت کی پابندی مشکل نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ

(ادارہ)